یوم چہارشنبہ

جلد ۳۵ | ۵ ماہ امان ۱۳۲۶ ھش | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۶۶ ھ | ۵ مارچ ۱۹۴۷ء | نمبر ۵۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ امان۔ حضرت میاں شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کو نسبتاً افاقہ ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب بدستور علیل ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جج فیڈرل کورٹ قادیان تشریف لے آئے ہیں۔

لیگی حکومت کے فرائض

وزارت عظمےٰ کے عہدہ سے ملک خضر حیات خان صاحب کی دست برداری سے پنجاب میں ایک ہی لمحہ میں ایک ایسا انقلاب رونما ہوا ہے کہ جو اس ملک کی تاریخ میں شاذ واحد مثال ہے۔ بے شک گزشتہ زمانے میں حکومتیں تہ و بالا ہوتی رہی ہیں۔ مگر ایک حکومت کے ہٹنے اور دوسری حکومت کے قیام اور استقامت تک ایک عرصہ درکار ہوتا ہے۔ موجودہ مثال میں اس قسم کا عرصہ تقریباً منہا ہو گیا ہے۔ یونی نسٹ پارٹی ایک عرصہ سے وزارت پر قابض چلی آتی تھی۔ اور باوجود مسلم لیگ کی غیر متوقع کامیابیوں کے صورت حال ایسی ہو گئی تھی۔ کہ اسکو وزارت بنانے کا شرف نہ حاصل ہو سکا۔ جو کچھ ہوا سو ہوا اب اس کی یاد کو تازہ رکھنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ ہم ملک صاحب کی اس جسارت اور ایثار پر ان کو مبارکباد کا مستحق سمجھتے ہیں۔ اور مسلم لیگ کے حامیوں سے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ گزشتہ را صلوٰۃ کہہ کر ملک صاحب کا ضرور شکریہ ادا کرینگے۔ ملک صاحب نے یہ بہت درست کہا ہے کہ برطانوی گورنمنٹ کے تازہ اعلان کے پیش نظر ضروری ہے کہ پنجاب کی مختلف پارٹیاں حقائق سے براہ راست دوچار ہوں۔

پنجاب کے گزشتہ واقعات نے دراصل مسلمانان ہند کے کاز کو بہت کمزور بنا رکھا تھا باوجود اس امر کے کہ یہاں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی اکثریت تھی۔ اور مسلمان ووٹروں کی اکثریت نے بھی مسلم لیگی نامزدوں کو زیادہ سے زیادہ انتخاب کر کے اس بات پر مہر تصدیق ثبت کر دی تھی۔ کہ پنجاب کی حکومت بنانے کا حق صرف مسلم لیگ کو ہی ہونا چاہیئے۔ افسوس ہے کہ بعض حالات کی وجہ سے ایسا نہ ہو سکا۔ اور وجوہات کو نظر انداز کرتے ہوئے ہمیں جس بات کو پیش کرنا ہے وہ یہ ہے کہ یہ التوا قدرت کی منشاء کے مطابق ہوا قدرت چاہتی تھی کہ اس جماعت کو جس نے آئندہ پنجاب کی راہ نمائی کرنی ہے کچھ نہ کچھ سبق دیا جائے۔ تاکہ وہ اپنے فرائض منصبی کو سمجھنے اور ان کو باحسن طریق سر انجام کرنے کے اہل بن جائیں۔ جو روکاوٹیں مسلم لیگ کے راستہ میں اس وقت حائل ہوئی ہیں۔ یقیناً نہایت سبق آموز ہیں۔ اور لیگ کے کرتا دھرتا ان سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ تو ملک و قوم کی سخت بدقسمتی ہوگی۔

پہلا سبق جو ہم کو سیکھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ مسلم لیگ کو وزارت بنانے میں جو ناکامی ہوئی تو یہ بلا وجہ نہیں تھی۔ پنجاب میں ایک سے زیادہ ایسی بڑی پارٹیاں موجود ہیں۔ جو اس سے اختلاف رکھتی ہیں۔ اور انہی کے اختلاف کی وجہ سے اسے ناکامی ہوئی۔ اب جبکہ مسلم لیگ برسر اقتدار آ رہی ہے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو اور جہاں تک ملک و قوم کی بہتری کے لئے سازگار ہو۔ ان جماعتوں کا زیادہ سے زیادہ اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کرے پنجاب ہندوستان کے دوسرے صوبوں سے بالکل مختلف حالات رکھتا ہے۔ یہاں جو مختلف قومیں آباد ہیں۔ باوجود اختلافات کے کئی حالات کے لحاظ سے متحد بھی ہیں مثلاً زیادہ تر زراعتی صوبہ ہونے کی وجہ سے یہاں زیادہ دیہاتی آبادی ہے شہری آبادی نسبتاً کم ہے۔ یہاں بڑے بڑے شہر دوسرے صوبوں کی نسبت بہت کم ہیں۔ مگر باوجود اختلاف مذہب کے ہندو سکھ اور مسلمان زمینداروں کے رسم و رواج میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔ ان کے آپس میں بھائی چارے ہیں۔ خواہ کسی مذہب کے پیرو ہوں۔ دیہات کی پربہار اور سادہ فضا نے سب کو ایک رنگ میں رنگ دیا ہوا ہے۔ ایک ہی گوت اور ذات کے لوگ ہندو بھی ہیں سکھ بھی ہیں اور مسلمان بھی ہیں۔ سب سے بڑی برادری زمینداروں ہی کی ہے۔ شہروں میں بھی سوائے چند کے زیادہ تر آبادی انہی لوگوں کی ہے۔ جو دیہات سے آ کر ان میں بس گئے ہیں۔ اس لئے مسلم لیگ کا فرض ہے۔ کہ اب جبکہ وہ برسر اقتدار آ رہی ہے۔ وہ اپنے اقتدار کا استعمال ایسے مساویانہ طریقہ سے کرے۔ کہ دوسرے صوبے بھی اس کی تقلید کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ بے شک گزشتہ ایام میں بعض صوبوں میں اکثریت نے اقلیتوں پر ظلم و تعدی کر کے ایک بری مثال پیش کی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ پنجاب کی مسلم لیگی حکومت کو اس کا ردعمل ایسے احسن طریق اور مرغوب انداز سے کرنا چاہیئے۔ کہ وہ صوبے نہ صرف اپنے گزشتہ اعمال پر تاسف کریں بلکہ آئندہ کے لئے اقلیتوں کے ضامن بن جائیں۔

دوسرا سبق مسلم لیگ والوں کو جو سیکھنا چاہیئے وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انکو یہ موقعہ انکے امتحان کے لئے دیا ہے۔ یہ موقعہ ان کو اسلئے دیا گیا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے انعام کا شکریہ اور اسکے احکام کی پیروی کرتے ہوئے ان انسانوں کی بہبودی اور بہتری کے لئے اپنی تمام کوششیں وقف کر دیں۔ جو ان کی حکومت سے متاثر ہونے والے ہیں۔ وہ اپنے اعمال سے نہ صرف الفاظ سے اسلام کی خوبیوں کا آئینہ دار بنیں۔ بلکہ دوسری حکومتوں کے لئے ایک نمونہ بنکر دکھائیں اپنے ذاتی مفاد اور انتفاع کو نظر انداز کرتے ہوئے بے لاگ اور بے رو رعایت ہر جماعت اور ہر قوم کے ساتھ انصاف و عدل کا سلوک کریں۔ سختی انتقام وغیرہ الغرض ہر ایسے جذبات کو

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

احمدی جماعتوں کی مردم شماری کے متعلق نہایت ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء کے موقعہ پر ان بڑی جماعتوں سے مردم شماری کروانے کی ہدایت فرمائی تھی۔ جن کے افراد (مرد۔ عورتیں۔ بچے) پانسو یا اس سے زائد ہوں۔ پہلے سال تو بعض جماعتوں نے حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کی تھی۔ لیکن پھر کسی جماعت نے باوجود اعلان کے اس کی تعمیل کی طرف توجہ نہیں کی۔ حالانکہ حضور نے ہر سال مردم شماری کر کے بھجوانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ مہربانی کر کے وہ جماعتیں جن کے افراد کی تعداد (مرد۔ عورتیں۔ بچے) پانسو یا اس سے زیادہ ہوں۔ وہ مطابق نقشہ ہذا فوراً اپنی جماعت کی مردم شماری کا نقشہ نظارت امور عامہ میں بھجوا دیں۔ نقشہ اعداد و شمار مردم شماری از یکم جنوری ۱۹۴۴ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۴۶ء ہو۔ جو علیحدہ علیحدہ سال وار بنا کر بھجوائے جائیں۔ تا ریکارڈ مکمل ہو سکے۔ نقشہ مندرجہ ذیل ہے:۔

(ناظر امور عامہ)

(نمونہ) نقشہ مردم شماری جماعت احمدیہ ....

نمبر		
۱		نمبر شمار
۲		نام سرپرست خاندان معہ مکمل پتہ
۳		کل کس قدر افراد ہیں
۴	بارہ سال سے اوپر	مرد
۵	بارہ سال سے اوپر	عورتیں
۶	بارہ سال سے کم	لڑکے
۷	بارہ سال سے کم	لڑکیاں
۸		اس سال کے نئے احمدی
۹		گذشتہ سال اس خاندان سے کوئی فرد مرتد تو نہیں ہوا۔ اگر ہوا تو اس کا نام
۱۰	[illegible]	لڑکے
۱۱	[illegible]	لڑکیاں
۱۲	قرآن باترجمہ [illegible]	مرد
۱۳		عورتیں
۱۴		لڑکے
۱۵		لڑکیاں
۱۶		ان میں سے نام افراد جو بڑے اداروں مثلاً ڈاکخانہ۔ سکرٹریٹ پولیس۔ ریلوے۔ کچہری وغیرہ میں ملازم ہیں۔
۱۷		شرح تنخواہ ماہوار
۱۸		کیفیت و تعداد کمزور اور قابل نگرانی

نائب ناظر صاحب تعلیم و تربیت کے دورے کا پروگرام

مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم۔اے نائب ناظر تعلیم و تربیت مندرجہ ذیل جماعتوں کے دورہ کے لئے بہت جلد مرکز سے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب ان سے کماحقہٗ تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

بٹالہ۔ ۶ و ۷ مارچ ۱۹۴۷ء۔ قصور۔ ۸۔۹۔۱۰ مارچ ۱۹۴۷ء
ضلع جالندھر۔ ۱۱۔۱۲۔۱۳ مارچ ۱۹۴۷ء۔ ضلع فیروزپور ۱۴۔۱۵۔۱۶ مارچ ۱۹۴۷ء
ضلع لدھیانہ۔ ۱۷۔۱۸۔۱۹ مارچ ۱۹۴۷ء۔ سرہند ۲۰۔۲۱ مارچ ۱۹۴۷ء
انبالہ۔ ۲۲۔۲۳ مارچ ۱۹۴۷ء۔ واپسی قادیان ۲۴ مارچ ۱۹۴۷ء۔

آمد اور روانگی کے معین اوقات کی اطلاع جماعتوں کو علیحدہ علیحدہ چٹھیوں کے ذریعہ کی جا رہی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیریت کراچی پہنچ گئے

کراچی ۳ مارچ۔ مکرم چودھری مظفر الدین صاحب پرائیویٹ سکرٹری بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع خدام آج بخیر و عافیت یہاں پہنچ گئے۔ حضور کو دانت درد کی جو شکایت تھی۔ اب اس میں افاقہ ہے۔ لیکن اسہال کی تکلیف ہو گئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور دیگر اہل بیت و خدام بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

امام مسجد لندن کو بہت افاقہ ہے

لنڈن ۳ مارچ۔ مکرم چودھری ظہور احمد صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جناب چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت افاقہ ہے۔ تاہم دعاؤں کی ضرورت ہے۔

وقار عمل

خدام الاحمدیہ

بتاریخ .... ۷ مارچ ۱۹۴۷ء (۷ امان ۱۳۲۶ ہش)
بروز .... جمعہ
بوقت .... نو بجے
بمقام .... باب الانوار سے بسراواں کو جانے والی سڑک

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مولوی عبد الخالق صاحب مجاہد افریقہ روبصحت ہیں

مکرم عبد الخالق صاحب کے متعلق بذریعہ تار اطلاع ملی ہے۔ کہ آپ کی صحت روبہ ترقی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

نائب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کے دورے کا پروگرام

حسب اعلان حضرت ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۴/۳/۴۷ مرزا بشیر احمد بیگ صاحب نائب ناظر دعوت و تبلیغ کے دورے کا پروگرام جماعتوں کی اطلاع کے لئے درج ذیل ہے:۔

امرت سر ۶ مارچ تا ۷ مارچ۔ منٹگمری ۸ مارچ تا ۹ مارچ۔
خانیوال و چک 91/10-R ۹ مارچ تا ۱۰ مارچ۔ ملتان ۱۰ مارچ تا ۱۲ مارچ۔
لودھراں ۱۲ مارچ تا ۱۳ مارچ۔ بہاولپور ۱۴ تا ۱۵ مارچ۔
روہڑی سکھر۔ ۱۶ مارچ تا ۱۷ مارچ۔ حیدرآباد سندھ ۱۷ مارچ تا ۱۹ مارچ
کراچی ۲۰ مارچ تا ۲۴ مارچ۔

۶ مارچ کا دن

(از مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس)

۶ مارچ کا دن ایک رنگ میں ہندو مذہب اور اسلام کے لئے یوم الفرقان کا حکم رکھتا ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں اسلام کی صداقت کے لئے ایک عظیم الشان نشان چمکا۔ اور آریہ مذہب کا بطلان ظاہر ہوا۔

پیشگوئی متعلقہ پنڈت لیکھرام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے پنڈت لیکھرام کے متعلق ایک پیشگوئی کروائی۔ اس پیشگوئی کی غرض ہندو مذہب پر اسلام کی صداقت ثابت کرنا تھی جیسا کہ فریقین کے درمیان پہلے سے یہ معاہدہ ہو چکا تھا۔ کہ "جو پیشگوئی پنڈت لیکھرام کے حق میں کی جائیگی۔ وہ دین اسلام اور آریہ مذہب میں ایک فیصلہ ناطق ہوگی اگر پیشگوئی سچی نکلی۔ تو وہ دین اسلام کی سچائی کی گواہ ہوگی۔ اور ہندو مذہب کے بطلان پر دلیل ٹھہریگی۔ اور اگر جھوٹی نکلی۔ تو وہ ہندو مذہب کی سچائی کی گواہ ہوگی اور نعوذ باللہ اسلام کے بطلان پر دلالت کریگی۔" (استفتاء صفحہ ۲)

پیشگوئی موت اور قتل کی تھی۔

(۱) اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ہی اعلان کیا تھا "منشی اندرمن صاحب مراد آبادی اور پنڈت لیکھرام صاحب پشاوری وغیرہ جن کی قضاء و قدر اور موت فوت کے متعلق بقید تاریخ و وقت ایک پیشگوئی شائع ہوگی" اس سے ظاہر ہے کہ پیشگوئی موت کے متعلق تھی۔

(۲) اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس نے رسول اللہ صلعم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔"

(۳) اشتہار ۲۰ فروری میں یہ الہام بھی درج ہے عجل جسد لہ خوار۔ لہ نصب وعذاب۔ یعنی یہ ایک گوسالہ ہے جس کے بے جان بجان کی آواز ہے۔ اس کے لئے دکھ اور عذاب مقدر ہے۔ اور گوسالہ کا انجام قتل مسلم ہے۔

(۴) آئینہ کمالات اسلام میں ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کے اشتہار میں یہ شعر

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بران محمد

لکھ کر لیکھرام کی پیشگوئی کی طرف جو حقیقت کی تصویر دیگر اشارہ کیا تھا۔ کہ اس کا تیغ سے کام تمام ہوگا

(۵) کرامات الصادقین اور نزول المسیح میں اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں فبشرنی ربی بموتہ فی ست سنین کہ میں نے لیکھرام کے لئے بددعا کی۔ تو خدا تعالیٰ نے چھ سال میں اسکے مرجانے کی بشارت دی۔

(۶) اخبار انیس ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے "ہمارا ماتھا تو اسی وقت ٹھنکا تھا۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آپ کی وفات کی پیشگوئی کی تھی۔ ۔۔۔ ان حضرات کو کیا علم غیب تھا

(۷) اخبار پنجاب سماچار مورخہ ۲۰ مارچ ۱۸۹۷ء "پیشگوئی کی تھی۔ کہ پنڈت لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں عید کے دن نہایت دردناک حالت میں مریگا"

(۸) ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے اپنے بیان میں جو اسنے کپتان ڈگلس کے سامنے دیا لیکھرام کی موت کی پیشگوئی کو تسلیم کیا ہے۔

(۹) مولوی محمد حسین بٹالوی نے اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۱۸ میں لکھا ہے "ہاں اس قدر مسلم ہے۔ کہ ۶ سال میعاد قتل لیکھرام کے لئے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں ضرور مقرر کی گئی تھی"

(۱۰) خود پنڈت لیکھرام نے لکھا "اس خدا نے جبرئیل بھیج قادیانی کے کان میں ہماری موت کا الہام سنایا" (کلیات صفحہ ۳۲۴) "تلک عشرۃ کاملۃ"

پھر الہامات میں قتل کا دن بھی بتایا گیا تھا حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

وبشرنی ربی وقال مبشرا
ستعرف یوم العید والعید اقرب

یعنی میرے رب نے مجھے بشارت دی کہ تو خوشی کا دن عید کے بہت قریب دیکھیگا اسی طرح ایک اور الہام میں بتایا گیا تھا۔ یقضی امرہ فی ست یعنی چھ میں اس کا کام تمام کیا جائے گا۔

سو ان الہامات کے مطابق پنڈت لیکھرام ۶ مارچ ۱۸۹۷ء چھ بجے شام عید کے دوسرے دن یعنی شنبہ کو قتل کیا گیا۔ اور اتوار یعنی یکشنبہ کی صبح کو چھ بجے اس کی جان نکلی اور اس طرح وہ کشف بھی پورا ہوا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ صبح کے وقت دیکھا تھا جس میں ایک فرشتہ نے آپ سے دریافت کیا۔ "لیکھرام کہاں ہے" یہ یکشنبہ کا دن اور چار بجے صبح کا وقت تھا۔

پس یہ پیشگوئی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ وہ ہیبت ناک واقعہ ہوگا۔ اور دلوں کو ہلا دے گا ویسے ہی پوری ہوئی جس سے آریوں کے دل ہل گئے۔ اور ان کے گھروں میں ماتم پڑ گیا۔ اور اسلام کی عظیم الشان فتح ہوئی

پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی غلط ثابت ہوئی

اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں لکھدیا تھا۔ میں راضی ہوں کہ بجائے چھ برس کے جو میں نے اس کے حق میں میعاد مقرر کی ہے۔ وہ میرے لئے دس برس لکھدے۔ باوجودیکہ وہ تیس برس کا قوی ہیکل ہے اور میری عمر دس برس سے کچھ زیادہ ہے۔ اس مقابلے میں خود معلوم ہو جائے گا۔ کہ کونسی بات انسانی اور کونسی خدا کی طرف سے ہے"۔

مقابلتہً لیکھرام نے جو پیشگوئی کی تھی وہ یہ تھی آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ نہایت درجہ تین سال تک شہرت رہیگی" "خدا کہتا ہے چند روز تک قادیان میں بہ نہایت ذلت و خواری کے ساتھ کچھ تذکرہ رہیگا۔ پھر معدوم محض ہو جائیگا۔" کلیات صفحہ ۴۹۸ اور پھر صفحہ ۴۹۹ میں لکھتے ہیں "ہمارا الہام ہے تین سال کے اندر آپ کا خاتمہ بتاتا ہے" لیکن دنیا جانتی ہے کہ پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی غلط نکلی مگر وہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک و برباد ہوا۔ اس نے ایک بیوی اور ایک لڑکا چھوڑا۔ مگر لڑکا بھی جلد مر گیا۔ پھر اس کی بیوی بھی چند سال زندہ رہ کر رخصت ہوئی۔ ہمیں معلوم نہیں۔ کہ اس کی نسل باقی رکھنے کے لئے نیوگ کے حکم پر عمل کیا گیا یا نہیں۔ لیکن یہ واقعہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ ایسے دشمن اسلام کی نسل بھی دنیا میں باقی رہے۔ اس پیشگوئی کی صداقت کے بین ہونے کے باوجود آریوں اور ہندو اخبارات نے لکھا کہ یہ قتل خفیہ سازش کا نتیجہ ہے۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے لوگوں کے مقابلہ میں مندرجہ ذیل اعلان کیا

"اب ایسا کہنے والا میرے سامنے قسم کھاوے جس کے الفاظ یہ ہوں کہ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ یہ شخص سازش قتل میں شریک تھا۔ یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبتناک عذاب ہو۔ مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو اور نہ انسان کے منصوبوں کا اسمیں کچھ دخل متصور ہو سکے۔ پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا۔ تو میں مجرم ہوں اور اس سزا کے لائق کہ ایک قاتل کیلئے ہونی چاہیئے۔

اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو وہ اس طریق کو اختیار کرے"

(سراج منیر صفحہ ۲۷)

اس اعلان کے بعد ایک آریہ گنگا بشن نامی اٹھا۔ اور اس نے مندرجہ ذیل شرائط مزید لکھیں۔ اول:۔ اگر پیشگوئی پوری نہ ہوئی تو پیشگوئی کرنے والے کو پھانسی دیا جائے دوم:۔ دس ہزار روپیہ گورنمنٹ میں جمع کرا دیا جائے۔ یا ایسے بنک میں جس میں تسلی ہو سکے اور اگر میں بددعا سے نہ مروں۔ تو یہ روپیہ مجھے مل جائے۔

سوم:۔ جب میں قادیان قسم کھانے کے لئے آؤں تو اس بات کا ذمہ لیا جائے۔ کہ میں لیکھرام کی طرح قتل نہ کیا جاؤں۔

شرائط منظور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان شرائط کے متعلق تحریر فرمایا۔

"مجھے تینوں شرطیں ان کی بسر و چشم منظور ہیں۔ اور ان میں کسی طرح کا عذر نہیں۔ جس عدالت میں چاہیں صاف اقرار کر دوں گا۔ کہ اگر لالہ گنگا بشن صاحب میری بددعا سے ایک سال تک بچ گئے۔ تو مجھے منظور ہے۔ کہ مجرم کی طرح پھانسی دیا جاؤں۔ ...... میں تیار ہوں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ گورنمنٹ کی عدالت میں قسم کھا سکتا ہوں۔ اقرار کر سکتا ہوں۔ کہ جب میں آسمانی فیصلہ سے مجرم ٹھیر جاؤں۔ تو مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ خدا نے میری پیشگوئی پوری کر کے دین اسلام کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے اپنے ہاتھ سے فیصلہ کیا ہے۔ پس ہرگز ممکن نہیں۔ کہ میں پھانسی ملوں۔ بلکہ وہ خدا جس کے حکم سے ہر ایک جنبش و سکون ہے۔ اس وقت کوئی ایسا نشان دکھائے گا۔ جس کے آگے گردنیں جھک جائیں۔"

لالہ گنگا بشن کا ایک اور عذر

لالہ گنگا بشن نے یہ عذر بھی کیا۔ کہ میں تسلیم نہیں کر سکتا۔ کہ اگر میں ایک سال میں مر گیا۔ تو میرا مرنا اس بات پر گواہی ہوگا۔ کہ درحقیقت لیکھرام خدا کے غضب سے ہلاک ہوا۔ اور اسکی ہلاکت مطابق پیشگوئی اسلام کی سچائی کی دلیل ہے۔ اور دوسرے مذاہب کے باطل ہونے کا نشان۔" (دیکھو رسالہ ہند مجریہ ۱۳ اپریل ۱۸۹۷ء)

پیشگوئی کی غرض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"ہماری یہ تمام کارروائی صرف اس غرض سے ہے کہ تا ہم ثابت کریں۔ کہ دنیا میں صرف دین اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ اور دوسرے تمام مذاہب باطل ہیں اگر یہ غرض درمیان نہ ہو تو یہ جھگڑے ہی عبث ہیں۔ اور ہمارے الہام کی علت غائی بھی تو ایک بد علیہ ہے۔ یعنی دین اسلام کی سچائی ثابت کرنا ...... اور پنڈت لیکھرام سے بھی پیشگوئی کے مطابق یہی اقرار لیا گیا تھا۔ کہ یہ پیشگوئی آریہ مذہب اور اسلام میں بطور فیصلہ کرنے والے منصف کے منظور ہوگی۔"

مطالبہ لاش

پھر لالہ گنگا بشن کی طرف سے ایک مطالبہ یہ

کیا گیا۔ کہ جب حضرت مرزا صاحب حسب قرار داد جھوٹے نکلنے کی صورت میں پھانسی دیئے جاویں۔ تو آپ کی نعش اسے (گنگا بشن) کو مل جائے۔ اور پھر جو چاہے وہ اس سے کرے۔ (دیکھو سماچار ہند لاہور مجریہ ۱۳ اپریل ۱۸۹۷ء)

مطالبہ منظور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"یہ شرط مجھے منظور ہے۔ اور میرے نزدیک بھی جھوٹے کی لاش ہر ایک ذلت کے لائق ہے۔ اور یہ شرط درحقیقت نہایت ضروری ہے۔ جو لالہ گنگا بشن صاحب کو عین موقعہ پر یاد آ گئی۔ لیکن ہمارا بھی حق ہے کہ یہی شرط بالمقابل اپنے لئے بھی قائم کریں ...... اور وہ یہ کہ جب گنگا بشن صاحب حسب منشاء پیشگوئی مر جائیں۔ تو ان کی لاش بھی ہمیں مل جائے۔ تا بطور نشان فتح مناسب مصالحوں سے محفوظ رکھ کر کسی عام منظر میں یا لاہور کے عجائب گھر میں رکھا دیں گے۔"

جب اس پر فرار کی تمام راہیں بند ہو گئیں۔ تو اس کے بعد وہ بالکل خاموش ہو گیا۔ اور وہ سرکاری ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔ اور ذلیل و خوار ہو کر ایسی گمنامی کی حالت میں مرا۔ کہ اس کا کہیں پتہ نہ چلا۔ اس کے علاوہ کسی اور آریہ کو بھی جرأت نہ ہوئی کہ مقابلہ پر آئے۔ جس سے اس پیشگوئی کی صداقت شمس الضحٰی کی طرح چمکنے لگی۔ پس آج ۶ مارچ کے دن ہم خوش ہیں۔ نہ اس لئے کہ لیکھرام کی وفات ہو گئی۔ اور وہ مر گیا۔ بلکہ صرف اس لئے کہ اس روز خدا تعالیٰ کا ایک نشان صداقت اسلام کا ظاہر ہوا اور باطل اپنے تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ گیا

درخواست دعاء

عزیزۃ القدر عطیۃ اللہ بیگم بدستور بیمار ضرب محرقہ علیل ہے۔ اس قدر کمزور ہو چکی ہے کہ دیکھ کر رحم آتا ہے اور طبیعت کو صدمہ لاحق ہوتا ہے احباب اور بزرگان سلسلہ کامل اور جلد صحت کے لئے درد دل سے دعاء فرمائیں!

(چوہدری احمد شکر اللہ خاں)

بعض علمی حوالجات

(۳)

(از مکرم جناب مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا)

ہر ایک نبی رسول بھی ہوتا ہے

بعض لوگ اس خیال میں مبتلا ہیں۔ کہ کوئی نبی ایسے ہیں۔ جو رسول نہیں۔ یہ خیال بالکل بے بنیاد ہے۔ اصطلاحی تعریف کی رو سے جہاں نبی کو نبوت حاصل ہوتی ہے۔ رسالت بھی حاصل ہوتی ہے۔ بالفاظ دیگر ہر ایک نبی رسول ہوتا ہے۔ حضرت امام رازی رح اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

(۹) "ان النبی فی عرف الشرع ھو الذی خصہ اللہ بالنبوۃ وبالرسالۃ"
(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۵۳۹)

یعنی شریعت کی رو سے نبی وہ ہوتا ہے۔ جسے خدا تعالےٰ کی طرف سے نبوت اور رسالت حاصل ہو۔"

(۱۰) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

"وکذا ورد ما من نبی الا وقد قال قد بلغتکم ما ارسلت بہ الیکم۔"
(الفتوحات المکیہ جلد ۲ صفحہ ۱۱)

یعنی ایسا ہی احادیث میں آیا ہے۔ کہ کوئی نبی نہیں جس نے اپنی قوم کو یہ نہ کہا ہو۔ کہ میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا۔"

ثابت ہوا۔ کہ ہر ایک نبی نے خدا کا پیغام پہنچایا۔ اور ایسے ہی شخص کو رسول کہتے ہیں۔

۱۱۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

"وکان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین"
(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۳ جزو ۲ رکوع ۹)

یعنی پہلے پہل لوگ سچائی پر قائم اور متحد تھے۔ پھر جب انہوں نے اختلاف کیا۔ تو خدا تعالیٰ نے انبیاء کو مبشر اور منذر بنا کر ان کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔"

اس میں تمام انبیاء کو مبشر و منذر قرار دیا گیا ہے یعنی سعید الفطرت اور مومنوں کو وہ خوشخبریاں دیتے ہیں۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کے احکام کو پس پشت ڈال کر اپنی اخلاقی اور علمی حالت کے لحاظ سے گرتے جا رہے ہوتے ہیں۔ انہیں ڈراتے اور ان کی اس ابتر حالت کے بد انجام سے انہیں آگاہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہی رسول ہوتے ہیں۔ اسی لئے ابھی کوئی نبی نہیں ملے گا جس کے متعلق قرآن کریم اور حدیث میں یہ کہا گیا ہو۔ کہ وہ رسول نہیں۔

۱۲۔ اس امر کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود بھی تصریح فرما دی ہے۔ چنانچہ جب عمرو بن عبسہ رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے آپ صلعم سے پوچھا۔ "ما انت" آپ کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ "انا نبی" کہ میں نبی ہوں۔ پھر انہوں نے پوچھا "ما نبی" کہ نبی کیا ہوتا ہے؟۔ تو آپ نے جواب دیا۔ "ارسلنی اللہ عزوجل" کہ مجھے خدا نے رسول بنایا ہے۔ (میں اسکی طرف سے بھیجا گیا ہوں) (مسلم جلد اول صفحہ ۳۰۷ باب الاوقات التی نہی عن الصلوٰۃ فیہا)

اس حدیث سے واضح ہو گیا۔ کہ نبی خدا کا رسول ہوتا ہے۔ کیونکہ جب آپ سے نبی کا مطلب دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ جسے خدا رسول بنائے۔ البتہ نبی اس لحاظ سے کہا جاتا ہے۔ کہ وہ غیب کی خبریں بکثرت پاتا اور لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ اور رسول اس لحاظ سے کہ خدا اسے یہ کام سپرد کر کے لوگوں کی طرف بھیجتا ہے۔

۱۳۔ وہ حدیث جس میں انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار اور رسولوں کی تعداد ۳۱۳ بتائی گئی ہے۔ مجروح ہے۔ چنانچہ علامہ الدسوقی اپنی تصنیف الحاشیہ شرح ام البراہین کے صفحہ ۱۷۳ پر فرماتے ہیں۔ فھو حدیث متکلم فیہ والحق ان کلا من الانبیاء والرسل لا یعلم عدتہ الا اللہ لقولہ منھم من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص علیک" کہ وہ حدیث جس میں انبیاء و رسل کی تعداد کا ذکر ہے اس پر جرح کی گئی ہے۔ (اس لئے وہ حدیث دلیل نہیں بن سکتی) اور سچی بات یہی ہے۔ انبیاء اور رسولوں کی تعداد سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی کو معلوم نہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے کہ بعض رسولوں کا تو ہم نے اے رسول! تیرے پاس ذکر کر دیا ہے۔ اور کئی ہیں جن کا ذکر نہیں کیا!"

غیر ممالک میں احمدی مبلغ ہندوستانی مسلمانوں کا نقطۂ نظر پیش کرتے ہیں

امریکہ میں کانگرس کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ

از مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس

نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی کے ہسٹری ڈیپارٹمنٹ کے صدر نے ہمارے ایک مبلغ سے ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسائل پر تاریخ کے گریجویٹ طلبہ کے سامنے تقریر کے لئے درخواست کی۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ مسلمانوں کی سیاسی مشکلات کو پیش کیا۔ اور بہت سی غلط فہمیاں جو کانگرس کے پروپیگنڈا کی وجہ سے امریکہ کی علمی فضاء میں پائی جاتی ہیں۔ ان کا نہایت مؤثر اور موزوں طریقہ سے ازالہ کیا۔

امریکہ میں ہندوستانی طلبہ یوم آزادی منا رہے ہیں۔ اس کے متعلق ہمارے مبلغ نے یونیورسٹی کے اخبار کو ایک بیان دیا۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے طلبہ نے ہندو مسلم اختلافات کو سمجھنے کی خواہش کی۔ اور مسائل متعلقہ پر تفصیل سے گفتگو کی۔ ایک طالبعلم نے تو اس پر اپنا (تحقیقی مقالہ) تیار کرنا شروع کر دیا ہے۔ ایک طالبہ "نہرو" ایک مقالہ لکھ رہی تھی۔ اس بیان کی اشاعت کے بعد اس نے خواہش کی کہ اسے مسلم نقطۂ نظر سے تفصیلاً آگاہ کیا جائے۔ تاکہ وہ اپنے مقالہ میں مسلمانوں کے خیالات کو بھی مدنظر رکھ سکے۔ اس رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے مبلغین کو اس قسم کی حرکت پیدا کرانے کا موقعہ مل گیا ہے۔ جس سے مسلمانان ہند کے اصل نقطۂ نظر کو امریکی پبلک کے سامنے رکھا جا سکے۔ اور جو شکاگو کے جملہ مسلمان اب تک نہ کر سکے تھے۔

مختلف مقامات میں مصلح موعود کے جلسے

کوئٹہ

جماعت احمدیہ کوئٹہ نے حسب اعلان ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود منایا۔ بعد نماز مغرب مسجد میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں احمدی دوستوں کے لئے بعض سرکاری فوجی ملازم اور غیر احمدی بھی شامل ہوئے۔ تلاوت و نظم کے بعد محمد عیسٰے خانصاحب نے پیشگوئی مصلح موعود بیان کی۔ اس کے بعد جناب چوہدری غلام اللہ صاحب نے بیان فرمایا۔ کہ ان پیشگوئیوں کے مصداق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی ہیں۔

اس کے بعد جناب امیر جماعت صاحب نے بیان فرمایا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی مصلح موعود ہیں۔ چنانچہ حضور نے ہوشیارپور، لاہور، اور دہلی کے جلسوں میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہتا ہوں۔ کہ خدا نے مجھے خواب کے ذریعہ جس کا ایک حصہ خواب اور ایک حصہ الہام پر مشتمل ہے۔ فرمایا کہ تو ہی مصلح موعود ہے۔ تقریر نہایت مؤثر انداز سے ہوئی سامعین پر خصوصاً احمدیوں پر اس کا اچھا اثر ہوا۔

اس کے بعد چوہدری یوسف علی صاحب نے حضور کے کارنامے بیان فرمائے۔ اور بیان فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ان پیشگوئیوں میں فرمایا تھا کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ چنانچہ کشمیر ایجی ٹیشن میں ہندوستان کے سارے مسلمانوں نے بالاتفاق حضور کو کشمیر کمیٹی کا پریذیڈنٹ منتخب فرمایا۔ اور سب حضور کے مشاورے پر کام کرتے رہے۔ آخر میں جناب شیخ محمد حنیف صاحب نے پیغامیوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات بیان فرمائے۔

اکھنوال

۲۰ کو زیر صدارت چوہدری دین محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ یوم مصلح موعود علیہ السلام کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں چوہدری صاحب موصوف نے تقریر فرمائی۔ جس سے حاضرین پر گہرا اثر ہوا۔ حاضری کلی بخش تھی۔ بعض دوسرے احباب نے بھی تقاریر کیں اور نظمیں پڑھیں۔ جو نہایت دلچسپی سے سنی گئیں۔ گرد و نواح کی جماعتوں سے افراد بھی شامل ہوئے۔

قادیان (لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۲۰ کو بروز جمعرات ساڑھے دس بجے زیر صدارت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے قرآنی دعائیں پڑھیں۔ اس کے بعد امۃ اللہ بیگم صاحبہ نے اپنا مضمون "مظہر الاول والآخر" پڑھا۔

ان کے بعد سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے "وہ جلد جلد بڑھے گا" کے زیر عنوان مضمون پڑھا۔

ان کے بعد جمیلہ عرفانی صاحبہ نے "ایک آسمانی نشان" پر مضمون سنایا۔ خلافت ثانیہ میں جو جو ترقیات ہوئیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوئے۔ ان کا ذکر کیا۔

اس کے بعد نصیرہ نزہت نے "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا" کے زیر عنوان تقریر کی۔ ان کے بعد امۃ الرشید شوکت صاحبہ نے "وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" کی تشریح کی۔

بعد ازیں محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے اپنی تقریر شروع کی۔ "مصلح موعود کا مقام اور ہماری ذمہ داریاں" کے زیر عنوان آپ نے بتایا کہ مصلح موعود کا لفظ ظاہر کرتا ہے۔ کہ آپ تمام دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔

آپ کے بعد امۃ الحفیظ صاحبہ آف جھنگ نے پیشگوئی مصلح موعود میں سے "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" کی تشریح جو حضرت اقدس نے اپنے خطبہ میں بیان فرمائی تھی بیان کی۔ اس کے بعد امۃ اللطیف صاحبہ نے "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا" کے زیر عنوان مضمون پڑھا۔ اس کے بعد استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے "نور آتا ہے نور" کے الہامی فقرہ پر تقریر کی۔ آخر میں تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں لائی گئی۔ ان انعامات کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) دوران سال میں بہتر کام کرنے والی لجنہ (۲) جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نمائش میں اچھا کام کرنیوالی مستورات (۳) لجنہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہونے والے امتحانات میں اول و دوئم آنے والی خواتین۔ ڈیڑھ بجے دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

سیالکوٹ (لجنہ اماء اللہ)

۲۰ فروری ۱۲ بجے جلسہ مصلح موعود سیدہ رفعت صاحبہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد زبیدہ بیگم صاحبہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے مصلح موعود کا مفہوم اور پیشگوئی کا ذکر کیا۔

سیدہ قمر السلام صاحبہ نے مصلح موعود کی پیشگوئی بیان کرتے ہوئے آپ کے عہد کی ترقی اور مختلف ممالک میں مبلغین بھیج کر مشن کھولنے پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد سیدہ آسیہ صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعدہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں اور چند مشہور بزرگوں کی پیشگوئیاں پڑھ کے سنائیں۔ اور پھر یہ بھی بتایا کہ کس طرح مصلح موعود کے عہد میں احمدیت کی ترقی۔ خدائی وعدوں کا پورا ہونا۔ اور مصلح موعود کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا ہمارے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔ اس کے بعد سیدہ آسیہ صاحبہ نے زندہ نشان یعنی مصلح موعود کی پیشگوئیوں کے تمام الفاظ پڑھ کر سنائے۔ اور چند پیشگوئیوں کی تشریح کرتے ہوئے نصف گھنٹہ تقریر کی۔ پھر سلیمہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ پھر محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان اور پیشگوئیوں کی عظمت کی تشریح کرتے ہوئے ذکی و فہیم ہونے کی مثالیں پیش کیں۔ اور حاضرات کو اس وقت کی قدر کرنے اپنے خلیفہ کی فرمانبرداری کرنے کی تلقین کی۔

مکرم نذیر احمد صاحب ٹلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور

تحریر فرماتے ہیں:۔

میرے ایک دوست مردانہ عوارض میں مبتلا تھے۔ جس کی وجہ سے ان کے جسم میں بہت کمزوری واقع ہو گئی۔ تھوڑا سا چلنے سے سانس پھول جاتا تھا۔ صاحبزادہ حکیم عبد الوہاب صاحب عمر نے ان کے لئے قرص خاص اور محلول خاص دو دوائیں یکدم استعمال کرنے کے لئے تجویز فرمائیں۔ خدا کے فضل و کرم سے پہلے ہی ایک دو روز میں افاقہ ہونا شروع ہو گیا۔ اب بتدریج ان کی صحت روبہ ترقی ہے۔

نذیر احمد

قرص خاص یکصد قرص خوراک ایکماہ ۶ روپے

محلول خاص خوراک ایک ماہ ۸ روپے

نوٹ:۔ الفضل یکم مارچ میں قیمت محلول خاص غلطی سے ۴ روپے درج ہو گئی ہے دراصل قیمت ۸ روپے ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں:۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ نور الدین قادیان

تازہ اور ضروری خبریں

ملک خضر حیات خان، خان آف ممدوٹ اور مسٹر جناح کے بیانات۔ مسلم لیگ کے لیڈر کو تشکیل وزارت کی دعوت

لاہور ۳ مارچ وزیر اعظم پنجاب ملک خضر حیات ٹوانہ نے استعفیٰ دیتے ہوئے جو بیان دیا ہے۔ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ برطانی حکومت نے واضح کر دیا ہے کہ ہندوستان میں مختلف پارٹیوں کو حقیقت حال کا احساس کرنا۔ اور ملک کے مشکل مسائل کو حل کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اب میرے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ مسلم لیگ کے لئے میدان خالی کر دوں تاکہ وہ دوسری پارٹیوں کے ساتھ ایسا سمجھوتہ کر سکے جو مسلمان اور صوبہ کے مفاد کے لئے مناسب ہو۔ اگر میں بدستور کولیشن وزارت کی رہنمائی کرتا رہتا جس میں مسلم لیگ کی نمائندگی نہیں۔ تو میرا خیال ہے کہ صوبہ کی مختلف پارٹیوں میں سمجھوتہ کے امکانات اور مواقعہ پر برا اثر پڑنے کا احتمال تھا۔ صورت حالات کی بنیادی حقیقت یہ ہے کہ صوبہ کو یکایک آئینی مسئلہ سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ اور اس پالیسی کے مطابق جس پر میں اس تمام مدت میں عمل پیرا رہا ہوں۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کی ذمہ داری مسلمانوں کی طرف سے اکثریت رکھنے والی پارٹی پر عاید ہوتی ہے۔

مجھے افسوس کے ساتھ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ فرقہ وارانہ اختلاف کی خلیج جتنی پچھلے سال وسیع تھی اتنی ہی آج ہے بہرحال کولیشن وزارت کے لئے یہ ناممکن ہے کہ اس خلیج اختلاف کو پاٹنے کی کوشش میں کامیاب ہو جائے۔

برطانی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ باقی اختیارات ہندوستانیوں کو منتقل کرنے کا کام فوراً شروع کر دیا جائے۔ اور اسے جون ۱۹۴۸ء تک پایہ تکمیل کو پہنچا دیا جائے۔ پنجاب میں برطانوی حکومت کے اعلان کے مطابق اختیارات صوبائی حکومتوں کو منتقل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمام پارٹیاں مل کر ایک ایسی حکومت قائم کر لیں جو انتقال اختیارات کا کام شروع ہوتے ہی اختیار سنبھالنے کے واسطے تیار ہو۔ اگر میں اس وقت کولیشن وزارت کی رہنمائی کرتا رہا تو صوبہ کی مختلف پارٹیوں کے درمیان سمجھوتہ کے امکانات پر برا اثر پڑتا۔ اس خیال سے میں نے ہز ایکسی لینسی گورنر کو اپنی حکومت کا استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔ یہ کہنا غیر ضروری ہے کہ میں اور میرے مسلم رفقاء حق خود ارادیت کے متعلق مسلمانوں کی بدستور حمایت کرتے رہیں گے۔

وزارت بنانے کی دعوت

لاہور ۳ مارچ۔ آج صبح گورنر پنجاب نے خان افتخار حسین آف ممدوٹ لیڈر مسلم لیگ اسمبلی پارٹی سے ملاقات کی۔ اور انہیں پنجاب کی وزارت مرتب کرنے کی دعوت دی۔ آپ نے اس دعوت کو منظور فرما لیا ہے۔ امید ہے کہ دو تین روز تک نئی وزارت کے ممبروں کے نام آپ گورنر پنجاب کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

سردار افتخار حسین خان

رئیس ممدوٹ ایک بیان میں فرماتے ہیں۔ پنجاب کی آئینی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک ایسی پارٹی جو اس صوبے میں سیاست کا فہم رکھنے والی مسلم اکثریت کی نمائندہ ہے۔ تشکیل حکومت کی دعوت حاصل کر چکی ہے۔ مسلم لیگ پارٹی اس صوبے کے ہندوؤں سکھوں اور اچھوتوں کی جماعتوں اور طبقوں کو یقین دلاتی ہے کہ جس نوعیت کی وزارت مرتب کرنے کی کوشش ہم کر رہے ہیں۔ وہ ان تمام جماعتوں اور طبقوں کے ساتھ انصاف کا برتاؤ اور ان کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کرے گی۔ جمہور کے مفاد کا خیال اور غریب رعیت کا فائدہ عوام کا بہبود ہر وقت اس حکومت کے پیش نظر رہے گا۔

آج صبح اسمبلی چیمبر میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس پروگرام کے مطابق منعقد ہوا۔ ملک سر خضر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کے استعفیٰ سے پیدا شدہ صورت حال پر غور و خوض ہوا۔ آج پارٹی کے لیڈر اور دوسرے عہدیداروں کا انتخاب حسب توقع کے مطابق یہ انتخاب متفقہ طور پر عمل میں لایا گیا۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

لیڈر خان افتخار حسین خاں والی ممدوٹ۔
ڈپٹی لیڈر۔ سردار شوکت حیات خاں
سیکرٹری میاں محمد نور اللہ
ڈپٹی سیکرٹری۔ صوفی عبد الحمید۔
چیف وھپ میاں اللہ یار خاں دولتانہ
اسسٹنٹ وھپ۔ رانا نصر اللہ خانصاحب
میاں باغ علی سکھیرا ایم۔ ایل۔ اے

پارلیمنٹری سیکرٹری حکومت پنجاب آج صبح مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ میاں باغ علی لیگ اسمبلی پارٹی کے اجلاس میں بھی شریک ہوئے۔ جو آج صبح اسمبلی چیمبر میں منعقد ہوا تھا۔

لاہور ۳ مارچ۔ خان افتخار حسین خاں آف ممدوٹ صدر پنجاب مسلم لیگ نے پنجاب کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے وہ پر امن اور پرسکون رہیں۔ وہ جوابی مظاہرے اور میٹنگیں منعقد کریں وہ اس قسم کا رویہ اختیار نہ کریں جس سے وہ کسی سے مشتعل نہ ہوں۔ اور دوسرے فرقوں کے جذبات کو مجروح نہ کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ مسلمان دل و دماغ کو ٹھنڈا رکھیں گے۔ اور مکمل ڈسپلن کے کاربند ہیں۔

بمبئی ۳ مارچ۔ مسٹر جناح نے مندرجہ ذیل بیان جاری فرمایا ہے۔ مجھے آج صبح یہ سن کر خوشی ہوئی ہے کہ ملک خضر حیات خاں نے اپنے اور اپنے کابینہ کا استعفیٰ داخل کر دیا ہے۔ ان کا یہ فیصلہ دانشمندانہ ہے۔ اور مجھے توقع ہے کہ ڈاکٹر خانصاحب بھی اس نیک مثال کی تقلید کریں گے۔

اس نازک وقت پر اس تشویشناک صورت حالات کے پیش نظر جس سے مسلم قوم دوچار ہو رہی ہے۔ یہ قطعی طور پر لابدی ہے کہ ہمارے درمیان اتحاد و یگانگت کی کیفیت پورے طور پر موجود ہو۔ اگر مسلمان مسلم لیگ کے جھنڈے تلے متحد ہو کر کھڑے ہو گئے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اپنا گوہر مقصود پاکستان حاصل کرنے سے باز نہیں رکھ سکے گی۔

لیکن اگر اس سے قاصر رہے تو یہ ہمارا دیا قصور ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ تاریخ ہماری مذمت کرے۔ اور مورخ ہماری نسبت یہ لکھنے پر مجبور ہو کہ ہم چھوٹے چھوٹے اختلافات اور ذاتی رقابتوں کی وجہ سے اپنی موجودہ نسل کو اس نازک موقعہ پر اپنی محبوب منزل پاکستان کی طرف جادہ پیمانہ رکھ سکے۔ ہم نے تمام مخالفتوں کے خلاف جدوجہد جاری رکھنی ہے۔ ہماری راہ میں انواع و اقسام کی رکاوٹیں بھی ہیں۔ لیکن ہمیں اس جرم کا مجرم نہیں بننا چاہیئے کہ اپنے باہمی اختلافات کی مرض میں مبتلا ہو کر اپنے مفاد کو خود نقصان پہنچایا۔ ہمیں اپنے اندر کسی اختلاف کو باقی رہنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔

مسلمان بالکل متحد ہو کر رہیں۔ ان کی آواز اور ان کا عمل ایک ہو۔ اگر ہم اپنے اندر اتحاد تعاون اور صلح کی مکمل کیفیت پیدا نہ کر سکے تو دوسری قوموں یا پارٹیوں اور حکومت برطانیہ کے ساتھ معاملہ طے کرنا مشکل ہو جائے گا۔

اندریں حالات میں ہر مسلم سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ بغیر کسی تامل کے مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے آ جائے تاکہ ہم سب اپنی ملت کے سچے سپاہیوں کی طرح اکٹھے ہو جائیں۔

پنجاب کی موجودہ وزارتی تبدیلی میں

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کا اہم حصہ

لاہور ۳ مارچ۔ اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ گذشتہ چند روز سے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ نے خضر حیات خانصاحب سے متعدد ملاقاتیں فرمائیں۔ اور ان پر برطانوی حکومت کے تازہ اعلان کی آئینی اہمیت واضح فرمائی۔ موجودہ صورت حالات پیدا کرنے میں آپ نے بہت نمایاں اور اہم حصہ لیا ہے۔